101401 - بچیوں کے اچھے نام اور ان کے معانی

سوال

مجھے کچھ بچیوں کے ایسے نام فراہم کریں جن کے معانی اچھے ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اولاد اللہ تعالی کا عطیہ اور ہبہ ہے، جو اللہ تعالی کی جانب سے والدین کے لیے انعام ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اولاد کے بہت سارے عظیم حقوق واجب کیے ہیں، جن میں سے سب سے پہلا اور ابتدائی حق بچے کا بہتر اور اچھا معنی رکھنے والا نام ہے جس سے بچے نے مستقل میں موسوم ہونا ہے.

الماروردی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب بچہ پیدا ہو تو اس کی سب سے پہلی عزت و تکریم اور اس کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ اس کا اچھا اور بہتر سا نام رکھا جائے، کیونکہ اچھے اور بہتر نام کا سنتے ہی دل میں مقام پیدا ہوتا ہے " انتہی مختصرا.

دیکھیں: نصيحة الملوك صفحہ نمبر (167).

دوم:

ذیل میں چند ایك اشیاء کی راہنمائی کی جاتی جنہیں نام رکھنے سے قبل دیکھنا ضروری ہے:

1 - یہ مستحب نہیں کہ سب صحابہ کرام اور یا صحابیات کے نام رکھے جائیں، کیونکہ ان میں سے کچھ نام تو معاشرے میں معروف و مقبول ہونگے، لیکن وہ کسی دوسرے معاشرے میں عجیب و غریب.

الماوردی رحمہ اللہ نے اپنی سابقہ کلام میں کچھ ذکر کیا ہے جو ناموں میں مستحب ہے، جس میں یہ بھی شامل ہے کہ:

اس نام کا معنی اچھا ہو، اور جس کا نام رکھا جا رہا ہے اس کی حالت کے مطابق ہو، اور اس کے خاندان و طبقہ اور اہل مرتبہ میں وہ نام رکھا جاتا ہو " انتہی.

اس لیے والدین کو اپنے بچے کے لیے کوئی اچھا سا نام اختیار کرنا چاہیے، نہ تو وہ نام شاذ ہو اور نہ ہی اس معاشرہ میں عجیب و غریب ہو جس میں وہ رہتے ہیں، کیونکہ بعض اوقات عجیب و غریب نام مذاق کا باعث بن جاتا ہے، اور لوگوں کے سامنے اس کا نام ذکر کرنے سے وہ شرمانے لگتا ہے.

اس لیے جو شخص انبیاء اور صحابہ کرام اور نیك لوگوں کے نام اختیار کرنا چاہتا ہے تو وہ ایسا نام اختیار کرے جو اس کے اور اس کے معاشرے اور اس کی قوم کے مناسب ہو.

2 ـ غیر عرب لوگوں کے لیے عربی نام رکھنے لازم نہیں، بلکہ واجب یہ ہے کہ وہ ایسے ناموں سے اجتناب کریں جو دوسرے ادیان کے لوگ نام رکھتے ہیں، اور ایسے نام جو دوسرے دین والوں کے ہاں استعمال زیادہ ہے، مثلا:
جرجیس، پٹرس، یوحنا، متی وغیرہ، ایسے نام مسلمانوں کو نہیں رکھنے چاہییں؛ کیونکہ اس میں عیسائیوں سے مشابہت ہوتی ہے اور یہ نام ان کے ساتھ مخصوص ہیں "

ماخوذ از: احکام الذمۃ تالیف ابن قیم (3 / 251).

لیکن اگر نام غیر عربی ہو اور اس کا معنی اچھا ہو تو اسے اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں، انبیاء و رسول اپنے اور اپنی اولاد کے نام اچھے رکھا کرتے تھے، اور وہ یہ نام اپنے عرف اور معاشرے سے لیا کرتے تھے، اور اس میں وہ عربی کا التزام نہیں کرتے تھے، ان ناموں میں اسرائیل، اسحاق، موسی، اور ھارون شامل ہیں.

3 ـ قبیح اور برے ناموں، یا ایسے ناموں سے اجتناب کرنا چاہیے جن میں تزکیہ ہو.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام طبری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے:

" برے اور قبیح معنی والا نام نہیں رکھنا چاہیے، اور نہ ہی ایسا نام جس سے تزکیہ ہوتا ہو، اور نہ ہی ایسا نام رکھیں جس کا معنی کوئی گالی ہو، چاہے یہ نام ہی ہوں، بلکہ یہ تو اشخاص کی علامات ہوتی ہیں، اور اس سے حقیقی صفت مقصود نہیں، لیکن اس کے مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سننے والا اس نام کو سنے تو ہو سکتا ہے وہ گمان کرے کہ یہ مسمی کی صفت ہے، اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے کہ اگر اس نام سے اسے بلایا اور پکارا جائے تو وہ سچا ہو " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 577).

اور بچیوں کے وہ نام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیے اور ان کا انکار کیا ہے ان میں عاصیہ بھی شامل ہے اسے آپ نے جمیلہ کے نام سے تبدیل کر دیا.

دیکھیں: صحیح مسلم حدیث نمبر (2139).

اور بعض مسلمان ملکوں میں جو مکروہ اور غلط نام مشہور ہیں جو لفظ " الدین " یا " الاسلام " کی جانب منسوب ہیں، مثلا نور دین، یا عماد الدین، یا نور الاسلام وغیرہ تو اہل علم نے ایسے نام مرد و عورت کے لیے مکروہ اور ناپسند کیے ہیں، کیونکہ اس میں نام والے کا بہت زیادہ عظیم تزکیہ پایا جاتا ہے.

الشیخ بکر ابو زید حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ ان دونوں لفظوں (دین) اور (اسلام) کے عظیم مقام اور مرتبہ کی بنا پر ہے، چنانچہ بطور نام ان کی طرف نسبت کرنے میں ایسا لمبا دعوی ہے جو جھوٹ پر جھانك رہا ہے، اس لیے بعض علماء کرام نے اس کی حرمت بیان كي ہے، اور اکثر اسے مکروہ قرار دیتے ہیں؛ کیونکہ اس میں ایسا بھی جو غیر صحیح معنی کا وہم پیدا کرتا ہے جس کا اطلاق جائز نہیں، ابتدا میں تو یہ نام نہیں تھے بلکہ لقب تھا، پھر اسے نام کی جگہ استعمال کیا جانے لگا " انتہی.

دیکھیں: تسمیۃ المولود صفحہ نمبر (22).

4 - اور بچیوں کے نام میں ایسے ناموں سے اجتناب کرنا چاہیے جس میں شہوت کا معنی پایا جاتا ہو، یا پھر فتنہ و فساد کا، اور اسی طرح ناھد یا ناھدہ (اس کا معنی اونچے اور بڑے پستانوں والی ہے).

اسی طرح بچیوں کے نام فرشتوں کے ناموں پر نہیں رکھنے چاہئیں، کیونکہ اس میں مشرکوں کے اس گمان کی مشابہت ہوتی ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں.

شیخ بکر ابو زید کہتے ہیں:

" فرشتوں کے نام پر بچیوں کے نام رکھنا ظاہرا حرام ہے؛ کیونکہ اس میں فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دینے میں برابری ہوتی ہے، اللہ تعالی ان کے اس قول سے بلند و بالا ہے، اور اس کے قریب ہی - یعنی حرام ہونے میں - بچی کا نام " ملاك، یا ملکہ " رکھنا بھی ہے " انتہی.

دیکھیں: تسمیۃ المولود (24).

سوم:

تجویز کنندہ مباح نام بہت سارے ہیں، جن کا شمار تو ممکن نہیں، لیکن اس میں سے کچھ ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

آمنۃ: اس کا معنی مطمئن رہنے اور نہ ڈرنے والی ہے.

شیماء: بہت فضائل و خصلت والی.

اروی: الوعل کی مؤنث ہے. جس کا معنی خوبصورت و دیدہ زیب ہے.

عائشہ: شرم و حیاء والی.

اسماء: وسامہ سے مشتق ہے، اور ایك قول ہے کہ یہ سمو یعنی بلندی سے مشتق ہے.

ریم: بالکل سفید ہرنی.

عالیۃ: رفعت و بلندی سے ماخوذ.

جویریۃ: جاریۃ کی تصغیر ہے، اور یہ امہات المومنین میں سے بھی ایك کا نام تھا.

رحمۃ: رحم و شفقت.

بسمۃ: دونوں ہونٹوں میں خلا، جو خوشی کی تعبیر ہے.

رزان: عورتوں میں سے وقار والی.

عفاف: عفت و طہارت.

زینب: بہترین خوشبو والا درخت.

سارۃ: دل میں سرور بھرنے والی.

ميمونة: مبارك و بابرکت عورت.

رانية: لمبی نظر والی اور آنکھیں نہ جھپکنے والی.

سعاد: توفيق، برکت، بدبختی کی ضد.

مريم: عبرانی نام جس کا معنی بلند یا سمند کی سردار.

سلمى: نرم و نازك پوروں اور پہلو والی، اور سلامتی سے بھی.

نورة: روشنی کا گولا.

سمية: سماء کی تصغیر جس کا معنی بلند اور رفیع الشان والی.

هاجر: اچھی خوبصورت، اور دوسروں پر درجہ رکھنے والی.

واللہ اعلم .